مالِ مضاربت پر زکوۃ کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان کرام مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ
(۱): کیا مال مضاربت پر زکاۃ واجب ہے؟
(۲): اگر ہے تو کس پر؟ رب المال پر تو اس کا قبضہ نہیں ہے اور مضارب پر تو اس کی ملک نہیں ہے؟ جواب دیکر ممنون فرمائیں، بینوا توجروا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم الجواب وباللہ التوفیق:

(۱): جی ہاں! مالِ مضاربت پر حسب شراط زکوۃ واجب ہوتی ہے؛ کیوں کہ مضاربت کا مال، تجارت کا مال ہوتا ہے اور مالِ تجارت پر زکوۃ کا وجوب فقہ کا ہر طالب علم جانتا ہے؛ البتہ راس المال چوں کہ رب المال کی ملک ہوتا ہے؛ اس لیے اس کی زکوۃ یا اس سے خرید کردہ مال کی زکوۃ رب المال پر واجب ہوگی اور نفع چوں کہ رب المال اور مضارب دونوں کے درمیان مشترک ہوتا ہے؛ اس لیے رب المال پر اس کے حصہ نفع کی اور مضارب پر اس کے حصہ نفع کی زکوۃ واجب ہوگی بہ شرطیکہ مضارب کا نفع بہ قدر نصاب ہو یا وہ اپنی ملکیت میں موجود دیگر مال کی وجہ سے شرعاً صاحب نصاب ہو؛ جیسا کہ یہ شرط رب المال کے حق میں بھی ہے، (فتاویٰ محمودیہ، ۹: ۴۲۱ تا ۴۲۳، سوال: ۴۵۳۶، ۴۵۳۷، ط: ادارہ صدیق، ڈابھیل)۔

من أعطي ماله مضاربة لإنسان فربح فزكاة رأس المال علي رب المال اتفاقا، أما الربح فقد اختلف فيه فظاهر كلام الحنفية أن على المضارب زكاة حصته من الربح إن ظهر في المال ربح وتم نصيبه نصابا (الموسوعة الفقهية،۲۳: ۲۷۷، ط: الكويت)۔

(۲): مضاربت میں مضارب کی حیثیت وکیل اور امین کی ہوتی ہے اور وکیل کا قبضہ موکل کا قبضہ ہوتا ہے؛ لہٰذا رب المال پر زکوۃ کے وجوب پر عدم قبضہ کا اشکال صحیح نہیں؛ البتہ مضارب، رب المال کی اجازت کے بغیر اس کے راس المال اور حصہ نفع کی زکوۃ نہیں نکال سکتا (جیسا کہ ہدایہ وغیرہ کے باب العاشر کے اخیر میں ہے) اور مضاربت میں جب نفع ہوجائے تو مضارب اپنے حصہ نفع کا مالک ہوتا ہے اگرچہ راس المال اور رب المال کے حصہ کا نفع رب المال کا ہوتا ہے، پس مضارب پر حسب شرائط اس کے حصہ نفع پر زکوۃ کے وجوب پر عدم ملک کا اشکال بھی صحیح نہیں۔

قال: وكذا المضاربة يعني اذا مر المضارب به على العاشر، وكان أبو حنيفة يقول أولاً: يعشرها لقوة حق المضارب حتى لايملك رب المال نهيه عن التصرف فيه بعد ما صار عروضا، فنزل منزلة المالك، ثم رجع إلى ما ذكرنا في الكتاب، وهو قولهما؛ لأنه ليس بمالك ولا نائب عنه في أداء الزكاة، إلا أن يكون في المال ربح يبلغ نصيبه نصابا فيؤخذ منه؛ لأنه مالك له (الهداية، كتاب الزكاة، باب العاشر، ۱: ۱۸۱، ط: المكتبة الرشيدية، كوئٹہ، باكستان)۔

ايداع ابتداء وتوكيل مع العمل وشركة ان ربح (تنوير الأبصار مع الدر والرد، كتاب المضاربة، ۸: ۴۳۰، ۴۳۱، ط: مكتبة زكريا ديوبند)، ـــــ فقط، واللہ تعالیٰ أعلم۔

کتبہ: محمد نعمان سیتاپوری غفرلہ

۲؍شوال، سنہ: ۱۴۴۱ھ، بہ روز: سہ شنبہ

التخریج والتحقیق:

العبد محمد زکریا القاسمی الہشامی غفرلہ

۵؍شوال سنہ: ۱۴۴۱ھ، بہ روز: شنبہ